40651-کیا غیر مسلموں کو حرام اشیا مثلا خنزیر کا گوشت فروخت کرنا جائز ہے ؟

سوال

میں جہاز ران کمپنی میں کام کرتا ہوں اور آنے جانے والی کشتیوں کے معاملات نپٹانے ہوتے ہیں، ان بحری جہازوں میں سے اکثر جہاز اجنبی ہوتے ہیں اور ان میں کام کرنے والے بھی غیر مسلم کمپنی کا مالک بعض اوقات ان بحری جہازوں کو خنزیر کا گوشت فروخت کرتا ہے، اور اس کا منافع ہمیں تقسیم کر دیتا ہے، ہم ملازم ہیں اور اس رقم کو اس لیے قبول کر لیتے ہیں کہ گوشت غیر مسلموں کو فروخت ہوا ہے، اور قرآن و سنت میں کوئی نص وارد نہیں کہ غیر مسلم کو خنزیر کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے.
اور اسی طرح یہ بھی صحیح نہیں کہ ہم شراب کو قیاس بنائیں، اس لیے کہ خنزیر کا گوشت اور شراب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے پایا جاتا ہے، اگر اس کی حرمت چاہتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ شراب کی طرح اس پر بھی لعنت کرتے، لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس کے حلال ہونے میں شک ڈالنا شروع کر دیا ہے، تو کیا یہ حلال ہے یا حرام ؟
اور اس لیے بھی کہ ہم اس کی فروخت میں شریک نہیں ہوئے تو اس منافع کو لینے میں ہمیں کوئی نقصان بھی نہیں، کیونکہ کمپنی کا مالک یہ رقم ہمیں بطور صدقہ دیتا ہے، تو کیا ہم مال کی اصلیت کا علم ہونے کے باوجود اس صدقہ کو قبول کر سکتے ہیں ؟
اور کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صریح اور واضح حدیث ذکر ہے جس میں غیر مسلموں کو خنزیر کا گوشت فروخت کرنے کی حرمت کی تاکید بیان ہوئی ہو، اس لیے کہ اہل کتاب پر تو خنزیر کا گوشت حرام نہیں کیا گیا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

کسی بھی شخص کے جائز نہیں کہ وہ بغیر علم دین اسلام میں فتوی دینا شروع کر دے، بلکہ اسے اس چیز کی خطرناکی کا علم ہونا ضروری ہے، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے ایسے فعل کو حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا :

{کہہ دیجئے کہ البتہ میرے رب نے صرف ان تمام فحش باتوں کو حرام کیا ہے جو علانیہ ہیں، اور جو پوشیدہ ہیں، اور ہر گناہ کی بات کو اور کسی پر ناحق ظلم وزیادتی کرنے کو، اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھراؤ جس کی اللہ تعالی نے کوئی سند نازل نہیں کی، اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات لگا دو جس کو تم جانتے تک نہیں}.
الاعراف (33).

لہذا کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کہتا پھر : یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، اور اس کے پاس اس کے حرام یا حلال ہونے کی کوئی صحیح دلیل بھی نہ ہو، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، تا کہ اللہ تعالی پر جھوٹ باندھ لو سمجھ لو کہ اللہ تعالی پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں}. النحل (116).

دوم :

خنزیر کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے، چاہے کسی مسلمان شخص کو فروخت کیا جائے یا کافر کو، اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کسی کھانے والے کے لیے کوئی چیز حرام نہیں پاتا جبے وہ کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو، یا کہ بہتا ہوا خون، یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو}. الانعام (145).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عظیم قاعدہ سکھاتے ہوئے فرمایا :

"بلاشبہ جب اللہ تعالی نے کسی چیز کو حرام کیا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کر دی"

سنن ابوداود حدیث نمبر (3488) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے "غایۃ المرام" (318) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2- جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں فتح مکہ والے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"بلاشبہ اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے شراب، اور مردار، اور خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام کر دی ہے"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مردار کی چربی کے متعلق بتائیں کیونکہ یہ چربی کشتیوں کو لگائی جاتی ہے، اور اس سے چمڑا رنگا جاتا ہے اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نہیں یہ حرام ہے"

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا :

"اللہ تعالی یہودیوں کو تباہ و برباد کرے جب اللہ تعالی نے اس کی چربی حرام کی تو انہوں نے چربی کو پگھلایا اور فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1212) صحیح مسلم حدیث نمبر (1581)

جملوہ : کا معنی ہے کہ انہوں نے چربی کو پگھلالیا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

مردار، اور شراب، اور خنزیر کے بارہ میں مسلمان اس میں سے ہر ایک کی حرمت پر متفق ہیں اور اس کی حرمت پر اجماع ہے.

قاضی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس حدیث کے ضمن میں یہ بھی آتا ہے کہ : جس چیز کا کھانا اوراس سے نفع حاصل کرنا جائز نہ ہو اس کا فروخت کرنا بھی جائز نہیں، اور نہ ہی اس کی قیمت کھانی جائز ہوگی، جیسا کہ حدیث میں مذکورچربی کے متعلق ہے۔

دیکھیں : شرح مسلم (8/11).

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی شراب کی حرمت میں احادیث ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں :

ان سب احادیث سے حاصل یہ ہوا کہ : اللہ تعالی نے جس چیز سے نفع اٹھانا حرام کیا تو اس کی خرید و فروخت اور اس کی قیمت کھانی بھی حرام ہوگی، جیسا کہ اس کی صراحت کرتے ہوئے فرمایا :

" بلاشبہ جب اللہ تعالی نے کسی چیز کو حرام کیا تو اس کی قیمت بھی حرام کردی "

اور یہ عام اور جامع کلمہ ہے جو ہر اس چیز کو دور کردیتا ہے جس سے نفع حاصل کرنا حرام ہو، اس کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

جس سے نفع حاصل ہو اور وہ چیز بھی بعینہ باقی رہے، مثلا بت، اس سے مقصود منفعت اللہ تعالی کے ساتھ شرک ہے اور یہ علی الاطلاق سب سے بڑی معصیت اور گناہ ہے، اور اس کے ساتھ شرکیہ کتب، اور جادو، اور بدعت و گمراہی بھی ملحق ہوتی ہے، اور اسی طرح حرام تصاویر اور حرام کردہ لہو ولعب کے آلات موسیقی وغیرہ بھی، اور اسی طرح گانے والی لونڈیوں کی خریداری بھی...

دوسری قسم :

جس چیز سے نفع حاصل کیا جائے اور وہ چیز بھی ختم ہو جائے، جب اس کا سب سے بڑا مقصد حرام ہو تو اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہوگی، جیسا کہ خنزیر اور شراب اور مردار کی خرید و فروخت حرام ہے، باوجود اس کے کہ ان میں سے بعض اشیاء میں- مثلا مجبور اور لاچار شخص کا مردار کھانا، اور شراب سے غصہ ختم کرنا، اور اور اس سے آگ بجھانا، اور کچھ لوگوں کے ہاں خنزیر کے بالوں سے سلائی کرنا، اور خنزیر کے بالوں اور چمڑے سے نفع اٹھانا اسے جائز کہنے والوں کے ہاں، -لیکن جب یہ مقصود نہ تھے تو اسے مد نظر نہیں رکھا گیا اور اس خرید و فروخت حرام کردی گئی۔

لیکن خنزیر اور مردار کا سب سے بڑا مقصد کھانا تھا، اور شراب کا مقصد پینا ہے، تو ان میں اس کے علاوہ کسی چیز کی طرف التفات بھی نہیں کیا گیا، اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا گیا کہ :

یہ بتائیں کہ یہ چربی کشتیوں کو لگائی جاتی ہے، اور اس سے چمڑا رنگا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معنی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا :

" نہیں یہ حرام ہے "

دیکھیں : جامع العلوم والحکم (1/415-416).

مستقل فتوی کمیٹی سے سوال کیا گیا کہ :

کیا جب کسی مسلمان کو شراب اور خنزیر نہ فروخت کیا جائے تو کیا اس کی تجارت کرنی جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

" جن کھانے وغیرہ کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے مثلا شراب ، خنزیر وغیرہ کی تجارت کرنی جائز نہیں اگرچہ یہ کفار کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو؛ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پر اور شراب نوشی کرنے والے ، اور اسے فروخت کرنے والے ، اور اس کی خریداری کرنے والے ، اور اسے اٹھا کر لے جانے والے ، اور جس کی طرف لیجائی جارہی ہے اس پر ، اور اس کی قیمت کھانے والے ، اور اسے بنانے اور بنوانے والے پر لعنت فرمائی " اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (49/13).

سوم :

اور سائل کا یہ کہنا کہ : (غیر مسلموں کو خنزیر فروخت کرنا حرام نہیں ، اور قرآن وسنت میں اسے غیر مسلموں کو فروخت کرنے کی حرمت میں کوئی نص نہیں ہے) یہ قول صحیح نہیں ، خنزیر کی خرید وفروخت کی حرمت پر قرآن وسنت اور علماء کرام کا اجماع کے دلائل بیان کیے جا چکے ہیں ، ان دلائل کا عموم مسلمانوں اور غیر مسلموں کو خنزیر کی بیع کی حرمت پر دلالت کرتا ہے ، اس لیے کہ یہ دلائل بیع کی عام حرمت پر دلالت کرتے ہیں ، اور مسلمان اور کسی غیر مسلم کا فرق نہیں کرتے .

بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ : اس کی بیع کی حرمت کا مقصد اصل میں کفار پر فروخت کرنے کی حرمت ہے ، تو ایسا کہنا کوئی بعید نہ ہوگا ، اس لیے مسلمان کے متعلق تو اصل یہی ہے کہ مسلمان شخص خنزیر خریدتا ہی نہیں جب وہ یہ علم رکھتا ہے کہ اللہ تعالی نے اسے حرام قرار دیا ہے تو پھر وہ اس کا کیا کرے گا ؟ !

اور اسی طرح سائل کا یہ کہنا : (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے ہی خنزیر کا گوشت پایا جاتا ہے ، اگر اس کی حرمت کا ارادہ کرتے تو اس پر بھی شراب کی طرح لعنت کرتے) یہ بھی صحیح نہیں .

کیونکہ کسی چیز کی حرمت میں یہ شرط نہیں کہ اس کام کے کرنے والے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لعنت کریں ، بلکہ صرف اتنا ہی کافی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرما دیں ، یا پھر یہ بتا دیں کہ وہ حرام ہے ، جیسا کہ خنزیر کی بیع حرام کی .

چہارم :

اور رہا مسئلہ آپ کا یہ مال لینا ، تو اس سلسلے میں ہم یہی کہیں گے کہ یہ علم ہو جانے کے بعد کہ یہ رقم حرام کی ہے اس سے اجتناب کرنا اور دور رہنا ہی بہتر ہے .

خاص کر آپ کا یہ مال لینا تو تمہاری جانب سے کمپنی والے کے عمل پر اقرار کی طرح ہے ، حالانکہ آپ کو چاہیے کہ مالک کو نصیحت کریں ، اور اسے اس سے منع کریں اور روکیں ، تا کہ وہ اس حرام کام سے رک جائے ، اور پھر جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترک کرتا ہے اللہ تعالی اسے اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرماتا ہے .

اور جو رقم آپ حرمت کا علم ہونے سے قبل لے چکے ہیں ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں .

فرمان باری تعالی ہے :

{اور جو کوئی اللہ تعالی کی جانب سے آئی ہوئی نصیحت سن کر رک گیا تو اس کے لیے وہی ہے جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد ہے}. البقرۃ(275).

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (2429) اور (8196) کے جوابات ضرور دیکھیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو رزق حلال اور بابرکت رزق عطا فرمائے.

واللہ اعلم.